سلسلہ وار

رسائل ختم نبوت نمبر2

PDF

First Edition
2019

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُجالا کر دے



عشق خاتم النبیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمع وترتیب

منیر احمد علوی

مدرس
جامعہ عبداللہ بن عمر

www.shubban.com

shubban.official

شبان ختم نبوت

shubbankn

shubbanmedia

عشاق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور فتنہ مرزائیت



- فتنہ مرزائیت کی سنگینی
- اکابرین ختم نبوت کے ایمان افروز ملفوظات
- شہداء ختم نبوت کے ایمان افروز واقعات

قادیانیوں کو بتادو کہ اس مادہ پرستی کے دور میں، آج کے اس نفسا نفسی کے عالم میں بھی جب نام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آواز دی جاتی ہے تو شمع ختم نبوت کے پروانے سعادت سمجھتے ہوئے امڈ امڈ کر آتے ہیں اور اپنے خون نایاب کے ساتھ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درخشندہ باب رقم کر جاتے ہیں۔ نبی کی حرمت پر کٹ مرنا اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہید ہو جانا باعث نجات جانتے ہیں۔ اپنے جذبات کو دوام دے کر تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن میں آگے بڑھیئے۔ اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ کیجئے اور دہر میں لا نبی بعدی کے نعرے عام کیجئے۔

منیر احمد علوی

فہرست

مرزا قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروانے کے بعد انگریز نے 1947ء میں سرزمین ہندوستان سے انتقال کیا لیکن بانی پاکستان محمد علی جناح کی وفات کے بعد گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں نے کاروبار حکومت سنبھال لیا۔انہوں نے پاکستان میں قادیانیت کو نئی بنیادوں پر استوار کیا اور قادیانیوں کے مشن ارتداد کو چلانے کے لئے راستہ ہموار کیا، انہیں کلیدی عہدوں پر بٹھایا گیا اور مجاہدین ختم نبوت کو خون کے آنسو رُلایا گیا۔آج بھی غلامان محمد ﷺ کو تکلیفیں دے دے کر ستایا جا رہا ہے لیکن قادیانیت کو بچایا جا رہا ہے۔آج بھی قادیانیوں کے لئے حکومت کی مہربانیاں ہیں لیکن پاسبان ختم نبوت کے لئے قہرمانیاں ہیں منکرین ختم نبوت کے لئے وفائیں ہیں اور محبان خاتم النبیین ﷺ کے لئے جفائیں ہیں۔حالات کی ان سختیوں اور چیرہ دستیوں کے باوجود مجاہدین ختم نبوت کی فوج باغیان ختم نبوت سے ہر محاذ پر جہاد کر رہی ہے اور قادیانیت کے صنم کدوں کو برباد کر رہی ہے۔محمد عربی ﷺ کے پروانوں کا یہ اعلان ہے کہ اب دجل وفریب کے ریشمی دھاگوں سے بنی ہوئی قادیانیت کی قبا کو چاک کیا جائے گا اور پوری دنیا کو قادیانیت کی غلاظت سے پاک کیا جائے گا۔

جن خوش قسمت انسانوں نے اس مقدس مشن کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں یا دو جہاں ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کر دیں ان کی محبت و وفا کے حسین واقعات آج بھی عشق رسالت ﷺ کے آسمان پر ستاروں کی صورت میں چمک رہے ہیں۔آپ بھی تخیل میں گنبد خضراء کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر دل میں روضہ رسول ﷺ سجا کر چشمان عشق سے عاشقان مصطفی ﷺ کے ان ایمان پرور واقعات کو جھوم جھوم کر پڑھیے اور پھر سوچئے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی کیا ذمہ داری ہے۔

شیخ المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ:

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے فرزند امجد اور ممتاز عالم دین مولانا انظر شاہ

کشمیری کا کہنا ہے: ''ایک مرتبہ والد مرحوم نے فرمایا کہ فتنہ قادیانیت کی وجہ سے تین ماہ تک نہیں سو یا۔ اس غم اور فکر میں کہ کہیں قادیانیت کا فتنہ یونہی خودرو جھاڑیوں کی طرح پھلتا پھولتا گیا تو دین اسلام کا کیا بنے گا؟ تین ماہ کے بعد میرے قلب پر القا ہوا کہ خداوند تعالیٰ اس دین کی حفاظت فرمائے گا۔''

درس میں ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ تیس سال کے عرصہ میں دس دس سال کے وقفہ سے میں نے تین مرتبہ رحمت عالم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ہر مرتبہ توجہ دلاتے تھے کہ

''ختم نبوت کی حفاظت کرو اور قادیانی فتنے کو نیست و نابود کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔''

حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔ ''ہم سے تو گلی کا کتا ہی اچھا ہے، ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں وہ اپنی گلی و محلے کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے۔ ہمارے ہوتے ہوئے لوگ ناموس رسالت ﷺ پر حملہ کرتے ہیں اور ہم حق غلامی و امتی ادا نہیں کرتے۔ اگر ہم ناموس پیغمبر کا تحفظ کریں گے تو قیامت کے دن شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے۔ تحفظ نہ کیا یا نہ کر سکے تو ہم مجرم ہوں گے اور کتے سے بھی بدتر۔''

فرمایا:

جو شخص فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرتا ہے اس کا صلہ جنت ہے اور میں اس صلے کا ضامن ہوں۔

فتنہ قادیانیت کے آغاز کے بعد آپ کی ساری توجہ اس فتنہ کے استحصال کی طرف ہوگئی اور اسی غم و پریشانی میں آپ تین ماہ تک سو نہ سکے۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرض الموت میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے اپنی چارپائی دیوبند کی جامع مسجد کے صحن میں رکھوا کر تمام طالب علموں اور اساتذہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

تاریخ اسلام کا میں نے جس قدر مطالعہ کیا ہے اس کی بنیاد پر پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام کی تاریخ میں 14 سو سال کے اندر قادیانیت سے بڑھ کر کوئی فتنہ ارتداد کا وجود میں نہیں آیا۔

آپ سب حضرات اور جنہوں نے مجھ سے حدیث پڑھی ہے اور تمام مسلمانوں کو کہتا ہوں کہ اگر نجات اُخروی اور شفاعت محمدی ﷺ چاہتے ہو تو مسلمانوں کے ایمان کو اس فتنہ ارتداد سے بچاؤ اور اپنی ساری قوتیں اس میں صرف کرڈالو یہ ایک ایسا جہاد ہے جس کا بدلہ جنت ہے اور میں اس بدلے کا ضامن بنتا ہوں۔

اپنے حلقہ علمی میں بیٹھ کر فرماتے تھے کہ دین میں بعض خدمتیں اقوال کا تحفظ ہیں، اعمال کا تحفظ ہیں، آپ ﷺ کی سیرت وصورت کا تحفظ ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت سرکار دو عالم ﷺ کی ذات کا تحفظ ہے اور ذات کا تحفظ باقی سب سے اولیٰ اور افضل ہے۔

محدث کبیر مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت امام العصر کو، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں زخم ہو گیا ہے جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے جب مرزا قادیانی کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے ''لعین ابن لعین ابن لعین قادیاں'' اور آواز میں ایک عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی تھی۔فرماتے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ گالیاں دیتا ہے ،فرمایا کہ ہم اپنی نسل کے سامنے اپنی اندرونی دردِ دل کا اظہار کیسے کریں؟ ہم اس طرح قلبی نفرت اور غیظ وغضب کے اظہار پر مجبور ہیں۔

دربار رسالت ﷺ سے فرمان:

حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمہ اللہ بہت بڑے ذاکر شاغل تھے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا کہ محمد علی تم ذکر واذکار میں مصروف ہو قادیانی میری نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں چنانچہ آپ نے اپنی زندگی تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دی ایک مرتبہ فرمایا کہ دوران مراقبہ القا ہوا کہ محمد علی یہ برائی تیرے سامنے پھیل رہی ہے تو کیا کر رہا ہے۔

حضرت مولانا مونگیری رحمہ اللہ کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی کا پوری شدت سے احساس تھا اور اکثر کہا کرتے تھے ''اتنا لکھو اور اس قدر طبع کرواؤ اور اس طرح تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب صبح سو کر

اٹھے تو اپنے سرہانے ردِقادیانیت کی کتاب پائے۔''

آفتاب ولایت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ:

قطب عالم حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ نے اپنے نور ایمانی سے مرزا قادیانی کے دعوے سے پہلے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ سے حجاز مقدس میں بیعت وخلافت سے سرفراز فرما کر فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اس کے خلاف کام لیں گے۔

1980ء میں حضرت قبلہ مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ نے مستقل طور پر مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہونے کا ارادہ کرلیا۔ لہذا اس غرض سے حج کا سفر کیا۔ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بہت خوش ہوئے کہ اب زندگی کی باقی تمام بہاریں گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں تلے گزاریں گے۔ اسی روز حضور نبی کریم ﷺ پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: ''مہر علی، ہندوستان میں مرزا قادیانی میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ واپس جاؤ اور اس فتنہ کا سدِ باب کرو۔''

چنانچہ پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے میدان میں نکل آئے اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے کی پشت پر نبی پاک ﷺ کا ہاتھ ہوتا ہے۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمہ اللہ:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ نے محاذ ختم نبوت پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ذات قادیانیوں کی شہ رگ پر نشتر تھا۔ جب مرزا قادیانی کا نام نہاد خلیفہ نورالدین نارووال ضلع سیالکوٹ میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی تو آپ اس وقت صاحب فراش تھے۔ چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا لیکن عاشق رسول ﷺ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ نورالدین

دندنا تا پھرے اور میں یہاں لیٹا رہوں۔فوراً حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھا کر نارووال لے چلو آپ نے وہاں پہنچ کر نور الدین اور اس کے باطل مذہب کی ایسی مرمت کی کہ نور الدین وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ:

شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمہ اللہ صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔1953ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ گرفتار ہوئے تو گرفتاری کے موقع پر فرمایا کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی حرمت کے لئے جیل جانا تو کیا سر بھی کٹانا پڑے تو میں اس کو اپنے لئے عین سعادت سمجھوں گا۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو سرگودھا ختم نبوت کانفرنس میں مدعو کیا گیا ایام کانفرس میں آپ کی طبیعت سخت علیل ہوگئی لیکن آپ بحسب وعدہ کانفرنس میں تشریف لائے آپ کو چارپائی پر سٹیج پر لایا گیا آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا: لوگو میں سخت بیمار ہوں، ڈاکٹروں نے سفر کرنے اور تقریر کرنے سے سختی سے منع کیا ہوا ہے لیکن یہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ ہے، آپ ﷺ کی عزت وناموس کا سوال ہے۔میں کسی حال میں بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔کانفرنس میں محض اس لئے آ گیا ہوں کہ شاید قیامت کے دن اس عمل کی بدولت نجات ہو جائے، ایک دفعہ مولانا تاج محمود اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے دوران گفتگو ختم نبوت کے ساتھیوں کا تذکرہ آ گیا حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ختم نبوت کے ساتھیوں سے محبت کرتا ہوں اور پھر فرمایا میں تو کیا ان سے تو خود سرکار دو عالم ﷺ محبت فرماتے ہیں۔مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے ساری زندگی مجاہدین ختم نبوت کی سرپرستی فرمائی۔ایک مرتبہ فرمایا کہ محشر کا دن ہوگا رحمت دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہوں گے صحابہ بھی ساتھ ہوں گے بخاری آئے گا حضور نبی کریم ﷺ معانقہ فرمائیں گے اور کہیں گے بخاری تیری ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں تیرے لئے کوئی

5

باز پرس نہیں جا اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا تیرے اور تیری جماعت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں جس طرف سے چاہو داخل ہو سکتے ہو۔

حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمہ اللہ:

عمدۃ المحققین ، بقیۃ السلف حضرت رائے پوری رحمہ اللہ کو حفاظت ختم نبوت اور تردید مرزائیت میں اس قدر شغف تھا کہ آپ کی مجلس میں عموماً قادیانیت کی اسلام دشمنی کا تذکرہ ہوتا تھا۔ وفات سے پندرہ دن پہلے فرمایا کہ مجھے ختم نبوت کے ساتھ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد حیات اور دیگر ساتھیوں سے بہت زیادہ پیار ہے ۔ کیونکہ یہ حضرات نبی پاک ﷺ کی ذات اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی نے وظیفہ پوچھا تو فرمایا کہ کچھ درود شریف پڑھ لیا کریں اور ختم نبوت پر وعظ کیا کریں اور یہ کوئی چھوٹا وظیفہ نہیں یہ سب وظیفوں سے بڑا وظیفہ ہے کیونکہ پورے دین کا مدار حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ہے۔ پھر فرمایا ختم نبوت کی حفاظت ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کا سب سے بڑا وظیفہ ہے۔

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ:

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی زندگی کا واحد مقصد سرکار دو جہاں کی عزت و ناموس کی ختم نبوت کی پاسبانی تھا ساری زندگی مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کے تعاقب میں صرف کر دی، قادیان و ربوہ کی جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کی زندگی کا مقصد نبی پاک ﷺ کی عزت و ناموس ختم نبوت کا پہرہ دینا تھا۔ فرمایا ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اُڑا دونگا میں حضور ﷺ کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنا نہ پرایا میں انھی کا ہوں، وہ میرے ہیں۔

جن کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو، میں ان کے حسن

وجمال پر نہ مرمٹوں تولعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جوان کا نام تو لیتے ہیں لیکن چوروں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں آپ کو بہت بڑا مقام عطا فرمایا۔حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمہ اللہ نے آپ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ جماعت صحابہ کرام میں تشریف فرما ہیں۔آپ ﷺ کی خدمت میں ایک دستار لائی گئی تو آنحضرت ﷺ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اٹھو اور میرے بیٹے عطاء اللہ کے سر پر باندھ دو میں اس سے خوش ہوں کہ اس نے میری ختم نبوت کیلئے بہت سارا کام کیا ہے۔

1927ء میں جب لاہور ہائی کورٹ نے رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی کتاب کے ناشر راجپال کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہوگیا۔حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور آپ کے رفقاء لاہور میں اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے بیٹھے اور مسلمان عوام بھی انہی حضرات سے تحفظ ناموس رسول ﷺ کی امیدیں وابستہ کئے ہوئے جوق در جوق نشست گاہ کے سامنے اکٹھے ہوگئے مشاورت میں غور وفکر اور بحث واستدلال نے طول پکڑا۔اور سہ پہر ہوگئی لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہ ہوسکا حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ اٹھے اور کمرے میں جا کر دو رکعات نماز نفل ادا کی اور دیر تک سجدہ میں رہے جب سجدے سے اُٹھے تو آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں اور زبان پر درود شریف جاری تھا۔ پھر آپ مجلس میں داخل ہوئے اور فرمایا آج ہمارا طریقہ کار صرف ایک ہی ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہ ہر مصلحت سے منہ موڑ کر ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے ہر وہ اقدام کئے جائیں جس کا تقاضہ ہو سب نے آپ کے حکم کو قبول کرلیا اور لاہور دہلی دروازے کے باہر جلسے کا اعلان کر دیا گیا حکومت نے جلسہ رکوانے کے لیے دفعہ 144 نافذ کر دی رات کو احاطہ عبد الرحیم میں مفتی اعظم حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی صدارت میں جلسہ ہوا حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

اے مسلمانان لاہور! آج رسول اللہ ﷺ کی آبرو تمہارے شہر کے ہر دروازے پر دستک دے رہی ہے آج ناموس محمدی ﷺ کی حفاظت کا مسئلہ ہے جو کہ سقوط بغداد سے بھی زیادہ غمناک ہے زوال بغداد سے ایک اسلامی سلطنت پارہ پارہ ہوئی تھی مگر توہین رسالت ﷺ سے آسمانوں کی بادشاہت متزلزل ہو رہی ہے۔ جوانو! آج تمہارے گناہ دھونے کا موقع ہے دفعہ 144 کو جوتے کی نوک پر توڑ دو۔

آج آپ لوگ جناب فخر رسل حضرت محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس کو برقرار رکھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں ارے دیکھو تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو کھڑی نہیں؟ (حضرت شاہ صاحب نے یہ جملہ کچھ ایسے درد سے کہا کہ سارا مجمع پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) تمہاری محبت کا عالم تو یہ ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں آج خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہا پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المؤمنین کی کیا وقعت ہے؟ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں وہی عائشہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی اگر تم خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں یاد رکھو! جس دن موت آئے گی، پیغام حیات لے کر آئے گی۔

آپ کی اس تقریر نے سارے شہر میں طوفان برپا کر دیا جوان اپنی جوانی سرکار دو

جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لٹانے کے لیے تڑپنے لگے عورتیں اپنے بچوں کو ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کٹوانے کے لیے تیار تھیں حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کو گرفتار کر لیا گیا مگر حضرت شاہ صاحب کی تقریر سن کر دو سر فروشوں نے راجپال پر قاتلانہ حملے کئے مگر وہ بدطینت بچ گیا پھر بالآخر یہ عظیم سعادت حضرت غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ کے ہاتھ آئی آپ نے خنجر کے وار سے اس بدبخت کو جہنم واصل کر دیا اور حکومت وقت کو مقدس شخصیات کے عزت وناموس کے تحفظ کے لیے قانون بنانا پڑا۔

ایک تقریر میں فرمایا:

مسلمانو! ختم نبوت کے عقیدے کو یوں سمجھو جیسے یہ ایک مرکزِ دائرہ ہے جس کے چاروں طرف توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ کا وجود، صحف سماوی کی صداقت، قرآن کریم کی حقانیت وابدیت، عالم قبر وبرزخ یوم النشور یوم الحساب گردش کرتے ہیں اگر یہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ دین نہیں بچے گا، بات سمجھ میں آئی، مزید سمجھئے، جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب وکمالات کا سلسلہ بھی حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود پر ختم ہو جاتے ہیں۔ آپ کی نبوت ورسالت وہ مہر درخشاں ہے جس کے طلوع کے بعد اب کسی روشنی کی مطلق ضرورت نہیں رہی، سب روشنیاں اسی نور اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مدغم ہو گئی ہیں جب ہی تو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی بجز میری اتباع کے چارۂ کار نہ ہوتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرح امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے۔ حکومت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص بھی ختم نبوت کے تخت کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا، ہم اس پر قہر الٰہی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کا انتقام بن کر ٹوٹ پڑیں گے۔

آج مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں روح صدیق رضی اللہ عنہ پیدا کرو، آج محمد

عربی ﷺ کی عزت وناموس پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ، آج محمد عربی ﷺ کی آبرو پر کمینے اور ذلیل قسم کے انسان حملہ آور ہیں ۔ یاد رکھو! محمد ﷺ ہے تو خدا ہے، محمد ﷺ ہے تو قرآن ہے، محمد ﷺ ہے تو دین ہے، محمد ﷺ نہیں تو کچھ بھی نہیں، ہم محمد ﷺ کی بے حرمتی کرنے والی کسی تحریر کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم یقینا ہر اس اخبار کو جلائیں گے جو رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرے گا، ہم حضور ﷺ کے نام لیوا ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کا ہر دشمن، ہمارا بدترین دشمن ہے، میری گردن تو آج بھی تحفظ ناموس مصطفی ﷺ کی خاطر پھانسی لگنے کو تڑپتی ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے مخاطب ہوں کہ تم حضور اکرم ﷺ کی آبرو کی حفاظت کرو تو میں تمہارے کتے بھی پالنے کو تیار ہوں اور اگر تم نے حضور ﷺ سے بغاوت کی تو پھر میں تمہارا باغی ہوں۔ میں محمد ﷺ کے نام پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوں۔

شاہ جی نے فرمایا: میں قیامت کے دن حضور خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دست بستہ عرض کروں گا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے خوش نصیبوں کا مقصد صرف اور صرف آپ ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ تھا، اسی طرح 1953ء میں شہید ہونے والوں کو بھی یمامہ کے شہداء کے ساتھ ایک ہی صف میں کھڑا کریں کیونکہ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا۔ پھر شاہ جی نے فرمایا: مجھے امید کامل ہے کہ میرے نانا، میرے پیارے آقا و مولا ﷺ میری درخواست کو شرف قبولیت ضرور بخشیں گے۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ:

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب بڑے درجے کے اولیاء میں سے تھے آپ ہر موقع پر تحفظ ختم نبوت میں پیش پیش ہوئے 1934ء میں مجلس احرار کے ماتحت ہونے والی ختم نبوت کانفرنس قادیان میں بھی آپ نے شمولیت فرمائی اور تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں پہلا ختم نبوت

سیمینار بھی آپ ہی نے کروایا تھا۔حضرت مولانا خلیل احمد قادری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: ”میں تحریک ختم نبوت 1953ء کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ (نیلا گنبد) کے پاس گیا، اوران سے تحریک میں باقاعدہ شمولیت کے لئے درخواست کی، تو انہوں نے میرے ہاتھوں کو پکڑ کر چوما اور پھر کہنے لگے کہ میں ٹانگوں سے معذور ہوں مگر آپ کے تحفظ ختم نبوت کی خاطر مجھے جب چاہیں گرفتار کروا دیں، اگر آپ ابھی چاہیں تو میں اسی وقت آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔“

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ:

تحریک ختم نبوت 1974ء زوروں پر تھی۔ پاکستان کا ہر مسلمان کسی نہ کسی طور پر اس مقدس تحریک میں شریک تھا اور کاروان تحریک کے قائد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تھے۔اس وقت کا ایک واقعہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا:

”ان دنوں حضرت رحمہ اللہ پر سوز وگداز کی جو کیفیت طاری رہتی تھی، وہ الفاظ کے جامۂ تنگ میں نہیں سما سکتی ۔تحریک کے دنوں میں جو آخری سفر حضرت رحمہ اللہ نے کراچی سے ملتان، لاہور، راولپنڈی اور پشاور تک کا کیا، اس کی یاد کبھی نہ بھولے گی۔کراچی سے روانہ ہوئے تو حضرت پر بے حد رقت طاری تھی اور جناب مفتی ولی حسن کو فرما رہے تھے: مفتی صاحب! دعا کیجئے حق تعالیٰ کامیاب فرمائیں، میں کفن ساتھ لے کر جا رہا ہوں، مسئلہ حل ہو گیا تو الحمدللہ ورنہ شاید بنوری زندہ واپس نہ آئے گا۔“ حق تعالیٰ نے آپ کے سوز درد کی لاج رکھ لی اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر جدا کر دیا گیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری رحمہ اللہ:

آپ نے ایک دفعہ پیپلز کالونی فیصل آباد میں مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اکابر حضرت گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمہ اللہ اور پھر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے لے کر آپ تک سب ہی حضرات نے امت کی اس فتنہ

کے خلاف راہنمائی نہ فرمائی ہوتی تو اس فتنہ کے بڑھنے کے بہت اسباب تھے۔ دیکھئے مولانا یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے اگر حضورﷺ کا ایک امتی بھی قادیانی ہوگیا تو ہم سے پوچھا جائے گا کہ مرزائیوں نے اس کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا تھا تم نے اس کا ایمان بچانے کی فکر کیوں نہ کی تھی۔

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ:

1984ء میں جب ختم نبوت کی تحریک چلی تو اس کی قیادت حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ فرمارہے تھے آپ کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے والہانہ محبت تھی۔ایک مرتبہ کسی نے پوچھا :حضرت جی آپ سب سے پہلے دعا کس کے لئے کرتے ہیں فرمایا: میں سب سے پہلے دعا ختم نبوت کے مجاہدین کے لئے کرتا ہوں پھر اپنے مریدوں کے لئے ،فرمایا: دراصل تحفظ ختم نبوت کا کام دنیاوآخرت کی رفعتیں،عزتیں،کامیابیاں اور کامرانیاں سمیٹنے کا واحد راستہ ہے۔اس لئے اسے اہم ترین عبادت کا درجہ حاصل ہے،شیطانی وسوسوں کا ایک انداز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کم درجے کی عبادت کو اہم ترین بنا کر پیش کرتا ہے تاکہ مسلمان اس میں مشغول ہوکر بڑے اجروثواب سے محروم ہوجائیں۔فرمایا: تحفظ ختم نبوت کا کام شفاعت محمدیﷺ کا حصول ہے۔

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ:

حضورﷺ کا قرب حاصل کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ آپﷺ کے دشمنوں سے دلی نفرت کی جائے۔قادیانیت دراصل حضور شافع محشرﷺ سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔’’فرمایا: میرے دو ہاتھ ہیں ایک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دامن ہے اور دوسرے میں اہل بیت کا اور میں خود حضور خاتم النبیینﷺ کا غلام ہوں۔حضور خاتم النبیینﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر جان بھی دینی پڑے تو اس سے گریز نہ کرو۔ہم خاندانی احراری اور ختم نبوت کے کارکن ہیں اور میری جماعت تو صرف ختم نبوت کی جماعت ہے۔ختم نبوت کا کام کرنے پر حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے مارچ 1954ء میں فرمایا تھا کہ نفیس شاہ نے اپنے نانا کا حق ادا کر

دیا۔میری جان ،مال ،آل اور اولاد سب حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر صدقہ واری۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ:

خوش قسمت ہیں وہ حضرات جنہوں نے قادیانیت کی تردید اور بیخ کنی کے لیے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں وقف کردی ہیں اور کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ پاکستان میں ان مقدس ہستیوں کی چمکتی دمکتی تاریخ اپنے مبارک آثار ونتائج کے لحاظ سے محفوظ ومطبوع شکل میں موجود ہے جس نے پوری دنیا میں ہر ہر موقع پر قادیانیت کا تعاقب کر کے اس کو ذلیل ورسوا اور ناکام کیا ہے اور خاتم الانبیاء سید الرسل محمد ﷺ کی خاتمیت کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مبارک کوششوں کو ضرور قبول فرمائیں گے اور اجر عظیم وثواب جزیل سے ان کو سرفراز فرمائیں گے چاہیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہر شیدائی مقدور بھر ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لیے کمر بستہ رہے اور قادیانیت سے نفرت شدیدہ اس کے لیے ایمان کا جز لاینفک ہو۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ:

ایک دفعہ آپ کے متعلقین میں سے کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضرت میرے سارے معمولات، وظیفے چھوٹ چکے ہیں اسی طرح مواعظ پڑھنے میں کافی سستی ہوجاتی ہے لیکن یہ سب ختم نبوت کی مصروفیت کی وجہ سے ہوا ہے اس پر آپ نے فرمایا اگر ختم نبوت کی مصروفیت کی وجہ سے ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔فرمایا ختم نبوت کی ہمیشہ تائید ونصرت کرتے رہنا چاہیے ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیاں ختم نبوت کی تائید میں ختم کر دی ہیں اور دن رات ختم نبوت کا اعلان کیا ہے اور ختم نبوت کے عقیدے کو پھیلانا اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ہے اس لیے زیادہ سے زیادہ اس عقیدے کو پہچانا چاہیے۔حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ دولہا ہیں اور انبیاء علیہم

السلام ان کی بارات میں شریک ہیں اس سے بڑا کیا اعزاز ہوسکتا ہے انہوں نے اپنی زندگی ختم نبوت کی اشاعت میں وقف کردی تھی۔

نمونہ اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ:

آپ نے خود کو تحفظ ختم نبوت کیلئے گویا وقف کر رکھا ہے آپ جس جذبے سے اپنے شاگردوں کو اس محاذ پر تیار کر رہے ہیں اس زمانے میں اس کی مثال ملنی محال ہے۔حضرت استاذ جی مدظلہ العالی کو اللہ نے ختم نبوت کا بے پناہ درد اور فکر عطا فرمائی ہے جس کو دیکھتے ہوئے حضرت کشمیری رحمہ اللہ کی فکر اور غم کا نقشہ ذہن میں ابھرتا ہے۔آپ کا شاید ہی کوئی بیان اور مجلس ایسی ہو جس میں ختم نبوت کا تذکرہ نہ ہوتا ہو۔ایک مرتبہ فرمایا ختم نبوت کا کام کرنے والے کی سرپرستی خود نبی پاک ﷺ کی ذات فرماتی ہے۔ایک مرتبہ حج کے سفر پر جانے سے پہلے ختم نبوت کے چند نوجوان کارکن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارا بھی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کردیجئے گا تو اس پر فرمایا میرے عزیزو آپکی جماعت وہ جماعت ہے کہ جس کا سلام میں بغیر کہے اور سب سے پہلے عرض کرتا ہوں اور دعا میں بھی سب سے مقدم ختم نبوت کے کارکنوں کو رکھتا ہوں۔

شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ:

قادیانیوں کا یہ فتنہ تمام فتنوں میں خطرناک فتنہ ہے یہ خبیث فتنہ دن رات اپنے باطل عقیدہ کی نشرواشاعت میں ہر ممکن طاقت کا استعمال کرتا ہے فرزندان اسلام کو ان مرتدین کے مکرو فریب اور دجل و تلبیس سے خود بھی اور اپنے حلقہ احباب کو بھی بچانا فرض عین ہے۔رب العالمین ہمارے اسلاف کرام کی قبور کو انوار و برکات سے معمور فرمائے کہ انہوں نے بروقت اس خطرناک فتنے کی بیخ کنی فرمائی اور اب بھی بفضلہٖ تعالیٰ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب زادہ اللہ تعالیٰ مجداً اور ان کے زیر سایہ لاکھوں علماء و مشائخ اس فتنہ کی سرکوبی کو اپنا عظیم فریضہ سمجھتے ہیں۔

شہید کی ماں:

مظفر علی شمسی صاحب روایت کرتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی بارات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آ رہی تھی، سامنے تڑ تڑ کی آواز آئی معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس کے لئے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو بارات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا آج کے دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری بارات میں آقائے نامدار ﷺ کو مدعو کروں گی۔ جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدار ﷺ کی عزت کے لئے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا نشان پشت پر نہ تھا، سب گولیاں سینہ پر کھائیں۔

عمل کا وقت:

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم ہاتھ میں کتابیں لئے جا رہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا کسی نے پوچھا یہ کیا؟ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں، آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی گر گیا پولیس والے نے آ کر اٹھایا تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ گولی ران پر کیوں ماری ہے؟ عشق مصطفی ﷺ تو دل میں ہے یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب وجگر کو سکون ملے۔ اسی تحریک ختم نبوت میں لاہور کی سڑک پر ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا اس نے پھر نعرہ لگایا۔ وہ مارتے رہے۔ یہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا، یہ زخموں سے چور چور پھر بھی ختم نبوت کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا

رہا۔اسے فوجی عدالت میں لایا گیا۔اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔فوجی نے کہا ایک سال سزا،اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا،اس نے سزا دوسال کردی،اس نے پھر نعرہ لگایا،غرضیکہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا،فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرے سے باز نہیں آرہا تو فوجی عدالت نے کہا کہ باہر لے جا کر گولی ماردو،اس نے گولی کا نام سن کر دیوانہ وار رقص شروع کردیا اور ساتھ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور وجد آفریں کیفیت طاری کردی۔یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کردو کہ یہ دیوانہ ہے،اس نے رہائی کا حکم سن کر پھر نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد۔

دو عظیم شہید:

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکالتے رہے،لوگ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس پر جان قربان کرتے رہے۔عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہوگئے تو اسی سالہ بوڑھا اپنا معصوم سات سالہ پوتے کو کندھے پر اٹھا کر لایا۔دادا نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو دادا سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا۔دو گولیاں آئیں اسی سالہ بوڑھے باپ اور سات سالہ معصوم بچے کے سینہ سے شائیں کرکے گزر گئیں۔دونوں شہید ہوگئے مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اَسّی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر سات سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا کی عزت وناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

مکمل اذان:

اسی تحریک ۱۹۵۳ء میں کرفیو لگ گیا۔اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی

کر کے آگے بڑھا، مسجد میں پہنچ کر اذان دی۔ ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔ اس نے اشہدان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ تیسرا مسلمان آگے بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشہدان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ چوتھا آدمی بڑھا تینوں کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشہدان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ پانچواں مسلمان بڑھا غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔ آمین

فرض کفایہ:

زین العابدین مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی کا اکلوتا بیٹا تھا۔ شدید بیمار ہو گیا۔ مولانا اپنے لخت جگر کو دوائی دے رہے تھے اسی اثناء دروازے پر دستک ہوئی۔ مولانا باہر نکلے تو دیکھا ایک آدمی کھڑا ہے اس نے درخواست کی کہ بالاکوٹ کے مقام پر ایک بدنام زمانہ اور خطرناک قادیانی مبلغ اللہ دتہ گھس آیا ہے لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا رہا ہے۔ فتنہ پھیلنے کا انتہائی اندیشہ ہے، لہذا فوراً چلئے مولانا نے کتابوں کا ایک بیگ اٹھایا اور چل پڑے۔ بیوی نے کہا بچے کی حالت سخت خراب ہے فرمایا ضروری کام ہے میرے جانے کے بعد بچہ مر جائے تو دفن کر دینا ابھی بس میں سوار ہوئے ہی تھے کہ گھر کی طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا آپ کا نور نظر فوت ہو گیا ہے لیکن عاشق رسول ﷺ نے جواب دیا کہ میرے فرزند کو کفن پہنا کر دفن کر دیں، میں اپنے مشن پر جا رہا ہوں اور فرمایا نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ فرض عین وہاں پہنچ کر اس قادیانی مردود کو اس علاقہ میں ذلیل و خوار کر کے نکالا۔

غیرت اقبال:

صاحبزادہ محمد اللہ شاہ استاد مظاہر العلوم سہارنپور بیان کرتے ہیں کہ سید آغا صدر چیف جسٹس ہائی کورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت علامہ اقبال بھی مدعو تھے

اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بلا دعوت آ ٹپکا، جب عاشق رسول ﷺ علامہ اقبال کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرے پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور ماتھے پر شکن چڑھ گئے فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا، آغا صاحب آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت مآب ﷺ کو بھی مدعو کیا ہے اور مجھے بھی! اور کہا ''میں جاتا ہوں، میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ حکیم نور الدین چور کی طرح فوراً حالات کو بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہوگیا۔ اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبال سے معذرت کی اور کہا کہ میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود گھس آیا تھا۔''

بہن کا مکتوب بھائی کے نام:

معروف احراری لیڈر اور مجاہد ختم نبوت مظفر علی شمسی ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دیگر رہنماؤں کے ساتھ گرفتار ہو کر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور دیگر اکابرین کے ساتھ سکھر جیل کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیئے گئے۔ عید الفطر کا دن تھا مظفر علی شمسی کی بیمار بہن کا خط بھائی کو جیل میں اسی روز ملتا ہے جسے پڑھ کر آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں۔

''میرے بھیا! اس امتحان میں آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہتی۔ اب قریب المرگ ہوں۔ بخار دامن نہیں چھوڑتا، ایک سو چار درجہ حرارت سے گرتا نہیں، کھانسی زوروں پر ہے، محبوب بھائی ڈاکٹر کو لائے تھے، ایکسرے میں ٹی بی کی ابتدائی منزل ہے۔ ماں باپ نے مجھے آپ کے سپرد کیا تھا اور اب موت مجھے لئے جا رہی ہے۔ کاش! کہ میرے آخری وقت آپ میرے پاس ہوتے۔ آپ رسول ﷺ کے نام پر جو مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کو استقلال بخشے اور قیامت کے دن آپ کی قربانی ہمیں دربار رسالت ﷺ میں سرخرو کرے! آپ بہادری سے قید کاٹیں۔ اگر زندہ رہی تو مل لوں گی۔ ورنہ میری قبر پر تو آپ ضرور آئیں گے۔ سب بچے سلام کہتے ہیں۔ اب ہاتھ میں طاقت نہیں۔ لہذا خط ختم کرتی ہوں۔''

جب یہ خط جیل میں اکابرین ختم نبوت کو پڑھ کر سنایا گیا تو سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

ایک ماں کا عشق رسالت:

تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران میں جب مولانا تاج محمود جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد میں شمع رسالت کے پروانوں کے لئے ایک جم غفیر سے قادیانی گروہ اور اس کے کفریہ عقائد وعزائم کے تحفظ اور سرپرستی کے لئے حکومت وقت کی طرف سے کئے گئے اقدامات کے خلاف لوگوں کو سول نافرمانی کی ترغیب دے رہے تھے مولانا تاج محمود کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی یہ آواز مسجد کی سیڑھیوں کے نزدیک کھڑی ایک خاتون بھی ہمہ تن گوش ہو کر سن رہی تھی۔ دفعتاً شدت جذبات سے مغلوب ہو کر ساری مسجد میں پھیلے ہوئے مجمع کو چیرتی ہوئی وہ آگے بڑھی اور اپنی گود کے بچہ کو منبر کے نزدیک جا کر (جہاں مولانا کھڑے تقریر کر رہے تھے) مولانا کی طرف اچھال دیا اور کہا مولانا! میرے پاس ایک یہی سرمایہ ہے، اسے سب سے پہلے حضور ﷺ کی عزت وآبرو پر قربان کردو۔ یہ کہہ کر وہ عورت الٹے پاؤں باہر کی طرف چل پڑی۔ اس منظر کو دیکھ کر سارا مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خود مولانا کی آواز گلوگیر اور رندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ لوگو! اس بی بی کو جانے نہ دینا۔ اسے بلاؤ چنانچہ اس خاتون کو بلایا گیا اور مولانا نے کہا کہ بی بی، سب سے پہلے گولی تاج محمود کے سینے سے گزرے گی، پھر میرے اس بچے (اپنے قدموں میں بیٹھے ہوئے اپنے چھوٹے سے اکلوتے بیٹے طارق محمود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کے سینے سے، پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے اور جب یہ سب قربان ہو جائیں تو اپنے اس بچے کو لے آنا اور اللہ کے پیارے نبی ﷺ کی عزت پر قربان کر دینا۔ یہ کہا اور وہ بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا۔

میاں فضل احمد موچی:

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں میانوالی سے قافلے گرفتاری کے لئے لاہور جاتے تھے۔ ایک قافلہ میں میاں فضل احمد موچی بھی جا کر گرفتار ہو گیا ان کی گرفتاری مارشل لاء کے تحت عمل

میں آئی۔ مارشل لاء عدالت نے ان کے بڑھاپے کو دیکھ کر دیگر ساتھیوں کی نسبت کم سزا دی۔ اس پر وہ بگڑ گئے۔ عدالت سے احتجاج کیا کہ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔ اس سے عدالت نے سمجھا شاید یہ سزا کم کرانا چاہتا ہے۔ عدالت نے پوچھا تو کہا ''مجھ سے کم عمر کے لوگوں کو دس دس سال کی سزا دی، میرے ساتھ انصاف کیا جائے اور میری سزا میں اضافہ کیا جائے۔'' یہ سن کر مارشل لاء کانپ اٹھا۔ اس بوڑھے جرنیل کی ایمانی غیرت پر جج انگشت بدنداں اٹھ کر عدالت سے ملحق کمرہ میں چلا گیا۔ میاں فضل احمد نے عدالت میں کپڑا بچھا کر گرفتاری، سزا اور آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے اپنی قربانی کی بارگاہ خداوندی میں قبولیت کے لئے نوافل پڑھنے شروع کر دیئے۔

نصرت خداوندی:

1953ء کی تحریک میں ایک دفعہ پولیس والے مجاہد ختم نبوت کے ایک جتھے کو رات کے وقت گرفتار کر کے دور ایک جنگل میں چھوڑ آئے، پولیس کے جانے کے بعد یہ مجاہد چند قدم چلے تو روشنی نظر آئی، وہاں گئے تو جنگل میں چند گھرانے آباد دیکھے، ان گھرانوں میں ایک آدمی باہر آیا، ان مجاہدین کو بلایا، دعا دی، راستہ اور حفاظت کا وظیفہ بتلایا۔ یہ حضرات چند گھنٹوں میں کراچی پہنچ گئے۔ پولیس والے سو کر بھی نہ اٹھے ہوں گے کہ یہ حضرات کراچی میں پھر ختم نبوت کے جلوس نکالنے میں مصروف ہو گئے۔ جنگل میں کون قوم آباد تھی؟ وہ آدمی از خود آواز دیے بغیر کیسے رات کے وقت باہر آیا؟ کراچی کا راستہ اور حفاظت کا وظیفہ کیوں بتلایا؟ دعا کیوں دی؟ وہ کون تھا؟ ان مجاہدین کے ساتھ ان کا یہ شفیق برتاؤ کیوں؟ آج تک اہل دنیا کے لئے یہ معمہ ہے مگر اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات پر ختم نبوت کی وجہ سے اللہ رب العزت کے انعامات کی بارش ہو رہی تھی۔

آرزوئے شہادت:

مولانا امین گیلانی اسلاف کی یادگار رہیں اور شاعر ختم نبوت تھے۔ بڑھاپے میں قدم رکھنے

کے باوجود آواز جوان اور جذبات گرم تھے۔اپنی کتاب ''عجیب وغریب واقعات'' میں اپنی زندگی کا ایک واقعہ رقم کرتے ہیں۔ پڑھئے اور اپنے بزرگوں کی جرأت وشجاعت کے کارنامے دیکھئے۔

جنرل اعظم کے حکم سے لاہور میں کشتوں کے پشتے لگ رہے تھے،تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اپنے جوبن پر تھی۔ پولیس مجھے اور بہت سے میرے ساتھیوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر قیدیوں کی بس میں بیٹھا کر شیخوپورہ سے لاہور کی طرف روانہ ہوگئی۔اسیران ختم نبوت بس میں نعرے لگاتے ہوئے جب لاہور کی حدود میں داخل ہوئے تو ملٹری نے بس روک لی اور سب انسپکٹر کو نیچے اترنے کا حکم دیا،ایک ملٹری آفیسر نے اس سے چابی لے کر بس کا دروازہ کھول دیا اور بڑے رعب وجلال سے گرجا تمہیں معلوم نہیں نعرے لگانے والے کو گولی مارنے کا حکم ہے کون نعرے لگاتا ہے؟اس اچانک صورت حال سے سب پر ایک سکوت ساطاری ہوگیا۔معاً میرا ہاشمی خون کھول اٹھا میں نے تن کر کہا ''میں لگاتا تھا''اس نے بندوق میرے سینہ پر تان کر کہا ''اچھا اب لگاؤ نعرہ''میں نے پُرجوش انداز میں نعرہ لگایا،میرا کالی کملی والا،سب نے باآواز بلند جواب دیا،زندہ باد۔اس کی بندوق کی نالی نیچے ڈھلک گئی منہ پھیر کر کہا ہاں وہ تو زندہ باد ہی ہے اور بس سے اتر گیا۔ایسا معلوم ہوا جنت جھلک دکھلا کر اوجھل ہوگئی پھر اس نے سب انسپکٹر سے کچھ کہا۔اس نے بس کا دروازہ مقفل کر دیا چند منٹوں بعد ہم بورسٹل جیل لاہور میں تھے۔

یہ فریادیں ہیں مصطفی ﷺ کیلئے:

جب ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی،اس وقت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ملک کے وزیراعظم تھے۔دوران تحریک آغا شورش کشمیری اپنے پیارے دوست مولانا تاج محمود کے ساتھ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملے،اس ملاقات کی روداد ہفت روزہ چٹان ۲۹،اکتوبر ۱۹۷۹ء میں موجود ہے جو مسٹر بھٹو کی بیان کردہ ہے۔اس روداد کی تلخیص یوں ہے۔

مسٹر بھٹو کہتے ہیں ''شورش اپنے دوست مولانا تاج محمود کے ساتھ میرے پاس آئے

شورش نے چار گھنٹے تک مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیوں کے پاکستان کے بارے میں عقائد وعزائم کے متعلق گفتگو کی۔ دوران گفتگو شورش نے ایک عجیب حرکت کی۔ شورش نے باتوں کے دوران انتہائی جذباتی ہوکر میرے پاؤں پکڑ لئے۔ شورش جیسے بہادر اور شجاع آدمی کو ایسی حالت میں دیکھ کر میں لرز اٹھا، شورش کی عظمت کو دیکھ کر میں نے اسے اٹھا کر گلے لگالیا۔ مگر وہ ہاتھ ملا کر پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا بھٹو صاحب! ہم جیسی ذلیل قوم کسی ملک نے آج تک پیدا نہیں کی ہوگی، ہم اپنے نبی ﷺ کے تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت نہ کرسکے پھر شورش نے روتے ہوئے میرے سامنے اپنی جھولی پھیلا کر کہا، بھٹو صاحب! میں آپ سے اپنے اور آپ کے نبی ﷺ کی ختم المرسلین کی بھیک مانگتا ہوں۔ آپ میری زندگی کی تمام خدمات اور نیکیاں لے لیں، میں خدا کے حضور خالی ہاتھ چلا جاؤں گا۔ خدا کے لئے محبوب خدا ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کردیجیے، اسے میری جھولی نہ سمجھئے بلکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کی جھولی سمجھ لیجیے۔ اب اس سے زیادہ مجھ میں کچھ سننے کی تاب نہ تھی۔ میرے بدن میں ایک جھری جھری سی آ گئی۔۔۔ میں نے شورش سے وعدہ کرلیا کہ میں قادیانی مسئلہ ضرور بالضرور حل کروں گا۔

خاتم النبیین ﷺ کے چاہنے والو!

تاریخ اسلام ان فدایان مصطفی ﷺ کے عشق وایمان افروز واقعات سے بھری پڑی ہے تاریخ شاہد ہے جب حرمت رسول ﷺ کے لئے مسلمان کو آواز دی گئی ہے مسلمان نے اپنے تن، من، دھن کو قربان کرکے گنبد خضری کے مکین ﷺ کی عزت وناموس اور ختم نبوت کی پاسبانی کی ہے۔

اے شفاعت محمدی ﷺ کے طلب گارو!

فتنہء قادیانیت عہد حاضر میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے گذشتہ ایک صدی سے امت مسلمہ نے بھی اپنے آقا ومولا محمد مصطفی ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف اٹھنے والے فتنے سے بڑی جاندار لڑائی لڑی ہے۔ لاکھوں عاشقان ختم نبوت نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ گبرو جوانوں نے اپنے سینے گولیاں اگلتی مشین گنوں کے سامنے رکھ دیئے اور

سڑکوں پر اپنی جوانی کے گرم خون کا چھڑکاؤ کر دیا۔ بوڑھوں نے اپنے خمیدہ کمروں پر ظالم انتظامیہ کی لاٹھیوں کی برسات سہی۔ ماؤں نے اپنے لاڈلے بیٹوں کو اپنے ہاتھوں سوئے مقتل روانہ کیا۔ غرض ہمارے اسلاف نے خون جگر دے کر مدنی کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاج وتخت کی حفاظت کر کے اس خبیث فتنے کو لگام دی ہے۔

لیکن گزشتہ چند سالوں سے قادیانی پھر سے اپنے باپ کی لگائی ہوئی فتنہ ارتداد کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں اور مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی باتوں کو حدیث، کاموں کو سنت اور ساتھیوں کو جماعت صحابہ کے طور پر پیش کر کے رحمت کائنات احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں بدترین توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والو!

اگر کل محشر کے میدان میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے سوال کر لیا کہ میری جگہ اس کائنات کے رذیل ترین شخص کو نبی اور رسول کہا جاتا رہا، تم نے کیا کیا؟ اگر کل ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حوض کوثر پر سوال کر لیا کہ میری جگہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کے طور پر پیش کیا گیا تم نے کیا کیا؟ اگر تم سے تمہارے اسلاف نے سوال کر لیا کہ ہم نے تو خون جگر دے کر ختم نبوت کی پاسبانی کی مگر تم نے پسینہ بھی نہ لگایا تو بتاؤ ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اے اسلام کا کلمہ پڑھنے والو!

قادیانیوں کو بتا دو کہ اس مادہ پرستی کے دور میں، آج کے اس نفسا نفسی کے عالم میں بھی جب نام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آواز دی جاتی ہے تو شمع ختم نبوت کے پروانے سعادت سمجھتے ہوئے امڈ امڈ کر آتے ہیں اور اپنے خون نایاب کے ساتھ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درخشندہ باب رقم کر جاتے ہیں۔ نبی کی حرمت پر کٹ مرنا اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہید ہو جانا باعث نجات جانتے ہیں۔ اپنے جذبات کو دوام دے کر تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن میں آگے بڑھیے۔ اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ کیجئے اور دہر میں لا نبی بعدی کے نعرے عام کیجئے۔

شبان ختم نبوت تعارف، اغراض و مقاصد، خدمات

ہمارا اولین مقصد عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کی پاسبانی اور منکرین ختم نبوت فتنہ مرزائیت کی سرکوبی اور عامۃ الناس بالخصوص نوجوان نسل کو عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کی اہمیت و حساسیت سے آگاہ کرنا اور خدمت خلق کے عظیم جذبے سے سرشار ہو کر غرباء مساکین خصوصاً نومسلمین کی تربیت و کفالت کرنا ہے۔

شبان ختم نبوت کے شعبہ جات



الحمدللہ! شبان ختم نبوت گذشتہ چند سالوں سے علماء کرام ومشائخ عظام کے مزاج کے مطابق ان کی سرپرستی ہدایات اور مشاورت سے تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کے مقدس محاذ پر مختلف شعبوں اور دیگر عوامی حلقوں میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔